شیخ راحیل احمد (جرمنی) دوسری و آخری قسط

مرزا صاحب اور حدیث

لیکن مزید اس حدیث پر دوسری جگہ لکھتے ہیں ''ناگہاں مسیح ابن مریم ظاہر ہو جائے گا اور وہ ایک منارہ سفید کے پاس دمشق کے شرقی طرف اترے گا مگر ابن ماجہ کا قول ہے کہ بیت المقدس میں اترے گا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ بیت المقدس اور نہ دمشق بلکہ مسلمانوں کے لشکر میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے......'' (دیکھئے کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ناقل) ''یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحد ثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا۔'' ازالہ اوہام، رخ ص ۲۱۰/ ج ۳۔ دیکھیں مرزا غلام احمد قادیانی (اپنے بقول) بطور حکم، مجدد، محدث اور مسیح وغیرہ وغیرہ اس حدیث کو غلط ثابت کر چکے ہیں۔لیکن اب دیکھئے ایک وقت میں جس حدیث کو بے سند اور ضعیف قرار دیتے ہیں، مال کمانے کے لیے اس کا حوالہ دے کر لوگوں سے کیسے پیسے اکٹھے کیے جا رہے ہیں؟ شرم مگر تم کو نہیں آتی! شوکت اسلام کے نام چندہ کی اپیل (ذاتی جائداد اور رسوخ کو وسیع کرنے کے لیے) کے نام پر کشکول پھیلاتے ہوئے اشتہار شائع کرتے ہیں اور اس میں لکھتے ہیں (اشتہار کے چیدہ چیدہ حصے اس طرح پیش کیے ہیں کہ مفہوم میں کوئی فرق نہ پڑے، اگر کسی کو اعتراض ہو تو مکمل اشتہار پڑھ کر دیکھ لے)

''قادیان کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی۔اب شوکت اسلام کے لیے بہت وسیع کی گئی۔اب اس مسجد کی تکمیل کے لیے ایک اور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ حدیث رسول اللہ کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے اور وہ منارہ تین کاموں کے لیے مخصوص ہو۔[۱] اوّل یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنجوقتہ بانگ نماز دیا کرے۔[۲] دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائیگا۔[۳] تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانچ سو کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا۔اب تیسری وجہ کی مزید تشریح میں اور باتوں کے علاوہ یہ دلچسپ تشریح بھی لکھتے ہیں ''تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ دیوار میں نصب کیا جائے گا۔'' اس میں یہ حقیقت مخفی ہے......سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا ہے......غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لیے لگایا جائے گا، مسیح کے وقت کی یاددہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ حدیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المنارہ ہوگا۔یعنی اس کے زمانہ میں سچائی بلندی کی انتہا تک پہنچ جائے گی......اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں......ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد اقصیٰ بھی مسجد اقصیٰ ہے (اس زمانہ میں یورپ اور امریکہ ہی نہیں ہندوستان میں ہی کئی مینار مرزا جی کے مجوزہ مینار سے اونچے تھے۔مرزا جی

ایسی ہی دور کی کوڑیاں لایا کرتے تھے۔ناقل)۔ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصیٰ کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔(حاشیہ میں اس کی تشریح کرتے ہوئے ہمارا گاؤں قادیان اور یہ مسجد دمشق کے شرقی جانب ہے اور چونکہ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ دمشق سے ملحق ہوگا بلکہ دمشق سے شرقی طرف واقع ہوگا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے، جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ناقل).....مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے.....کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اسکا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے اور یہ بات صحیح بھی ہے......اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت حدیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔اور اس منارہ کا خرچ دس ہزار سے کم نہیں۔اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت انجام دیں گے(اس میں کیا شق ہے کہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر تمہارے شاہی اللے تللے پورے کرنا واقعی بھاری خدمت ہے۔ناقل)''۔اشتہار نمبر ۲۲۱ (مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء)، مجموع اشتہارات، ج ۳، ص ۲۸۲ تا ۲۹۷۔اسکے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دوسرے اشتہار نمبر ۲۲۳، مندرجہ صفحہ نمبر ۳۱۴ تا ۳۲۴، مجموعہ اشتہارات، ج ۳، میں بڑے جذباتی انداز اور مریدوں کے اخلاق اور جذبہ قربانی کو بلیک میل کرتے ہوئے، ان کے مال کے طلبگار ہوتے ہیں اور تاکید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،''سو واضح ہو کہ ہمارے سید و مولا خیر الاصفیاء خاتم الانبیاء سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود جو خدا کی طرف سے اسلام کے ضعف اور عیسائیت کے غلبہ کے وقت میں نازل ہوگا اسکا نزول ایک سفید منارہ کے قریب ہوگا جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے''۔ایضاً، ص ۳۱۵۔اب آپ اوپر دیئے ہوئے حوالہ جات کا جائزہ لیں تو مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔[۱] پہلے دو حوالہ جات (آئینہ کمالات اسلام اور ازالہ اوہام) میں مرزا صاحب نے ان روایات کو بطور ملہم، مجدد، مسیح موعود، جس کو خدا ایک لمحہ بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا، اور کوئی لفظ خدا کی منشاء کے بغیر نہیں بولا جاتا، ان احادیث کو جن میں مسیح علیہ السلام کا سفید مینارہ پر نازل ہونیکا ذکر ہے بے سند اور ضعیف قرار دیا ہے۔[۲] پھر ان تمام احادیث یا ان کے وہ حصے جو مرزا صاحب نے حوالہ کے طور پر دیئے ہیں ان میں بھی واضح طور پر لکھا ہے کہ سفید مینارہ پر نازل ہوگا، یہ نہیں کہ وہ آ کر سفید مینارہ لوگوں کی جیب کاٹ کر بنائے گا۔[۳] جب مرزا صاحب کو پیسے اکٹھے کرنیکا خیال آیا تو انہی احادیث کو جنکو الہامی حیثیت میں غلط یا بے سند اور ضعیف قرار دے چکے تھے یک جنبش قلم نہ صرف صحیح قرار دے دیا بلکہ پاک پیشگوئی قرار دے کر اس کا مصداق اپنی مسجد کو بنا لیا اور پھر ایک بار نہیں کئی بار، واہ مرزا جی واہ کیا کہنے، ویسے میرے خیال میں ایسی ہی صورت حال میں کسی شاعر نے آپ جیسے مہربان کے لیے خوب کہا ہے''چت لیٹیں تو اوڑھنی، پت لیٹیں تو بچھونا''اور مرزا صاحب نے اس کے علاوہ بھی جو تاویلیں کی ہیں، ان کے کیا کہنے، پڑھنے والے صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ اے نبی تاویلات، تو دجل میں، کم از کم اپنے وقت میں سب سے اونچے مینارہ درج پر کھڑا تھا۔اور پھر خدا نے جیسے شداد کو اسکی اپنی بنائی ہوئی جنت میں داخل نہیں ہونے دیا اسی طرح مرزا صاحب بھی اس مینارہ پر چڑھنے اور اسکو مکمل دیکھنے کی حسرت ہی دل میں

لئے چلے گئے اور خدا تعالٰے کی مرضی ، کہ یہ مینارہ مرزا صاحب کی زندگی میں پورا نہ ہوا اس طرح خدا نے بتا دیا کہ وہ جھوٹے مدعیان نبوت کے وہ منصوبے جو وہ پاک نبیوں اور اللہ کی گواہی کے طور پر بناتے ہیں کبھی پورے نہیں ہوتے اور مرزا صاحب اپنی پیشگوئیوں کی طرح اس مینار کو بھی مکمل دیکھنے کی حسرت لیے رخصت ہوئے۔ لیکن بات صرف یہیں تک نہیں بلکہ جب اور جہاں دل چاہا، حدیث وضع کر لی۔

☆ مرزا صاحب کرشن کو نبی ثابت کرنے کے لیے ایک اپنے وضع کردہ خیال کو آنحضرت ﷺ کے نام سے منسوب کر کے یہ حدیث کے طور پر پیش کیا، ''**کان فی الهند نبیاً اسود اللون اسمه کاهنا** ۔ترجمہ: ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا اس کا نام کاھنا تھا یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔'' ضمیمہ چشمہ معرفت، رخ ص ۳۸۲/ ج ۲۳۔ کوئی احمدی بھائی بتا سکتا ہے کہ حدیث کی کونسی کتاب میں یہ حدیث ہے؟

☆ ایک اور جگہ مرزا صاحب نے لکھا، ''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں، مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **هذا خلیفة الله المهدی** ۔اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے''۔ **شهادة القرآن** ، رخ ص ۳۳۷/ ج ۶۔ یہ دیکھیں کہ مرزا صاحب بخاری شریف میں دعویٰ کر رہے ہیں لیکن کوئی شخص بخاری شریف میں یہ حدیث نہیں دکھا سکتا، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی ذات کے لیے یہ دعویٰ خلیفۃ اللہ المہدی جب مخصوص کر ہی لیا ہے تو ان کے پیروکار بتائیں کہ کیا مرزا صاحب کے لیے آسمان سے آواز آئی، مرزا صاحب کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر نے ایک بار ٹی وی پر کہا تھا کہ یہ حدیث کی پیشگوئی مرزا کا نام ٹی وی پر آنے سے پوری ہوگئی، لیکن وہ یہ کہتے ہوئے بھول گئے کہ اس سے کئی بار زیادہ تو ٹی وی پر یہ الفاظ آچکے ہیں کہ مرزا صاحب کذاب، جھوٹا نبی اور دجال ہے، اگر ٹی وی پر اپنے مریدوں کے ذریعہ نام آنا یا نشر ہونا سچائی کی سند ہے تو پھر زیادہ معتبر سند مخالفین قادیانیت کی ہے۔

☆ مجددیت کے ثبوت میں جماعت احمدیہ اکثر ایک حدیث پیش کرتی ہے، ''**ان الله یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجددلها دینها. مشکوٰة کتاب العلم.** ترجمہ: یعنی ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا''۔ اب آپ دیکھیں کہ یہ حدیث پہلی بات یہ کہ **ابو داؤد، کتاب الملاهم** جلد دوم، ص ۳۲۔ کے مطابق یہ روایت موقوف ہے لہٰذا حجت نہیں'' اور ''کتاب تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی ابنِ وہب جو مدلس ہے لہٰذا قابل اعتبار نہیں''۔ ان روایتوں کو مرزا صاحب اس نظر انداز کرتے ہیں جیسے کہ ان کا وجود ہی نہیں، حالانکہ دیانتداری کا تقاضہ تھا کہ جب ایک روایت پیش کی ہے تو اس کے بارے میں دوسری کتب احادیث میں جو درج ہے وہ بھی پیش کرنا چاہئے تھا اور قاری کو فیصلہ کرنے دینا تھا کہ وہ اس دلیل کو مرزا صاحب کے موقف کے مطابق تسلیم کرے یا نہ کرے،

کیونکہ مرزا صاحب بقول ان کے کوئی عام مصنف نہیں بلکہ سلطان القلم اور مجددیت اور ماموریت کا دعویٰ کر رہے تھے۔ جس شخص کا اتنا بڑا دعویٰ ہو اس کی تحریر بھی انتہائی شفاف ہونی چاہئے۔ دوسری جو اہم بات ہے، وہ یہ کہ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ (نعوذ باللہ) بقول مرزا صاحب کے غبی ہیں اور جو غبی ہو اسکی بات سند نہیں ہوتی، کیونکہ اسکی بات میں غلطی کا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے اور مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت، نبوت وغیرہ وغیرہ کا تھا اور جس کو مرزا صاحب غبی اور عقل وفہم سے عاری قرار دیتے ہیں۔ اس کی بیان کی ہوئی بات کو اپنی مجددیت کا ثبوت بنانا مرزا صاحب کا ہی حوصلہ ہے، واہ مرزا جی، شرم مگر تم کو نہیں آئی۔ لیکن مرزا صاحب کا کام تھا کہ میٹھا ہپ ہپ، کڑوا تھو تھو، یعنی جو چیز مرزا صاحب کی ضرورت کے مطابق ہو وہ صحیح ہے اور جو مرزا کی ضرورت سے مطابقت نہیں رکھتی چاہے وہ کتنی ہی باعتبار کیوں نہ ہو مرزا صاحب کے نزدیک ردی کی ٹوکری میں پھینکے جانے کے لائق ہے۔

☆احمدیو! سوچو کہ کیا یہ شخص جو ہر لحہ جھوٹ، دجل، تاویل، تحریف کی چھریاں اپنے (بظاہر) مقدس لبادے میں چھپائے پھرتا ہے اور جس کا خدا ہر لحہ اسکے پہلے الہاموں پر تنسیخ کا خط پھیر کر اس کو سو فیصد مخالف الہامات کرتا ہے، کیا تم اس خدا کو ڈھونڈ رہے ہو یا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کو اور رسول کریم کے عمل صالح کو؟ اگر تو مذہب دکاندار کی پیروی کرنی ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر ایمان، اسلام، شرافت کی پیروی کرنی ہے تو پھر آپ کو مرزا کو چھوڑنا ہو گا اور محمد ﷺ کا دامن پکڑنا ہوگا۔ ہر چیز اس دنیا میں ممکن ہے مگر مرزا کا دین اور حقیقی اسلام ایک ہوں یہ ممکن نہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب ست بچن میں لکھا ہے ''کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا، ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنوں یا ایسا ہی منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بیشک متناقض ہو جاتا ہے، صفحہ ۳۰ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں ''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیوں کہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق''۔ خاکسار نے اس مضمون میں بھی اور اپنے دوسرے مضامین میں بھی آپکے سامنے مرزا صاحب کی الہام کے نام پر متضاد باتیں رکھی ہیں، اب آپ بقول مرزا صاحب کے ان کو پاگل سمجھ لیں یا منافق۔ بہرحال یہ طے ہے کہ مرزا صاحب نبی، مجدد یا ولی تو دور کی بات ہے ایک کھرے انسان بھی نہیں تھے۔ وہ ایسے انسان تھے جس کو کبھی بھی ایک بات کہہ کر پھر اسی بات کے مخالف بات کو کہتے، اعلان کرتے ہوئے جھجک محسوس نہیں ہوئی، بلکہ ڈنکے کی چوٹ پہلی بات کے مخالف بات کر کے دونوں کو الہام قرار دیکر خدا کو متناقض بات کہنے والا بنا کر پیش کرتے ہیں۔ اور پیسے کی خاطر ہر چیز داؤ پر لگا دی۔ بقول شاعر مظفر احمد مظفر:

اگر تم چاہتے اسلام کا ہی بول بالا ہو
متاع دین و ایمان کو کبھی نیلام نہ کرتے

اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی ہی تحریروں اور فیصلہ کے مطابق، ایک پاگل یا مجہول اور نبوت کے ناجائز دعویدار کے پیچھے لگتے ہو یا ہادی برحق ﷺ کے جھنڈے تل آتے ہو۔ اللہ ہم سب کو راہ ہدایت پر رکھے آمین۔